وخیر جلیس فی الزمان کتاب

ah\ALSERA~2\LOGO
not found.

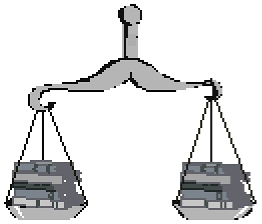

تبصرۂ کتب

نام رسالہ : ماہنامہ مسیحائی کراچی، سیرت رسول نمبر ﷺ

مدیر اعلیٰ : مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری

تبصرہ نگار : پروفیسر محمد اقبال جاوید

صفحات : ۸۲

ملنے کا پتہ : پی، ۱۹۷۔ بلاک اے، ناریتھا ظم آباد کراچی، پوسٹ کوڈ:۱۳۲۰۴۰۷۷۳۷۴۲

قیمت : ۴۰ روپے

اس کائنات میں خیر جہاں بھی ہے جس رنگ اور آہنگ سے ہے وہ نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کا فیض ہے۔ یہ سیرت، قرآنی انوار کا عکس جمیل ہے اور قرآن کے انوار و اسرار ایسے ہیں کہ روز بروز نکھرتے ہی جا رہے ہیں۔ نہ یہ عجائبات ختم ہوتے ہیں اور نہ سیرتِ اقدس کی عظمتوں کا سلسلہ رکتا ہے، ذکر محمد ﷺ کی رفعت و وسعت کا مقصد اسوۂ وسنت کا تحفظ ہے۔ جس طرح قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود سنبھالا، اسی طرح حضور ﷺ کی سیرت کو تقدس کی وہ عظمت عطا کی گئی کہ وہ ہر دور کے ہر تقاضے کے لئے معیارِ عمل بنتی چلی جا رہی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی حیات پاک کے ہر لمحے کو اللہ تعالیٰ کی براہ راست رہنمائی کا تحفظ نصیب تھا اسی لئے کہا گیا ''فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا'' کہ آپ ﷺ تو ہماری نگاہوں میں بستے ہیں، نتیجہ معلوم کہ ۔

ہر خیر تری سیرتِ تاباں سے چلی ہے
خوشبو کی ہر اک موج گلستاں سے چلی ہے

goyaise not

ہر دشت کو ، ہر باغ کو سیراب کرے گی
بارش جو ترے ابر خراماں سے چلی ہے

اردو رسائل کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نمبر، رفعتِ ذکر کے اسی تسلسل کا ایک ایسا خوبصورت سلسلہ ہیں جو مارچ ۱۹۱۱ء کے "نظام المشائخ دہلی" سے لے کر "ماہنامہ مسیحائی کراچی" کے زیر نظر شمارے تک پھلتا اور پھولتا اور پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے، اس خصوصی شمارے میں رسالت مآب ﷺ کی پرانوار زندگی کے چند اہم گوشوں کا احاطہ کرنے کی امکانی سعی کی گئی ہے حضرت مولانا سید زوار حسین شاہؒ ، حضرت حافظ سید فضل الرحمن شاہ، مولانا سید عزیز الرحمن شاہ، حضرت ڈاکٹر غلام مصطفی خاں، ڈاکٹر حافظ فیوض الرحمن قادری اور حافظ حقانی میاں قادری کے اسمائے گرامی مقالات سیرت کی فکری رفعتوں، علمی عظمتوں اور معنوی اثر پذیریوں کی ضمانت ہیں کہ یہ شخصیات علمی اعتبار ہی سے وقیع نہیں ہیں بلکہ زہد و اتقا کے نقطۂ نظر سے بھی قابل قدر اور قابل تقلید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں قاری کے ذہن کو قائل کرنے کے ساتھ ساتھ، دل کو بھی گھائل کرتی چلی جاتی ہیں کہ ان میں لکھنے والوں کا گداز فکر اور حسن عمل، قلم قلم اور حرف حرف لو دے رہا ہے، یہ گنبد خضرا سے تعلق خاطر کا ایک دل آویز ثمر ہے کہ فکر میں رعنائی ہے تو اسی نام سے، قلم میں زیبائی ہے تو اسی ذکر سے، اور خیال میں پہنائی ہے تو اسی تصور سے ۔

ترے عکسوں پہ گویا آج بھی دسترس میری
یہ جب شیشے میں آتے ہیں مری تحریر بنتے ہیں

پروفیسر عبدالروف ظفر کا مضمون "سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں تربیت اولاد" حافظ حقانی میاں قادری کی تحریر "تعلیم و تربیت سیرت طیبہ کی روشنی میں" اور پروفیسر سید حیدر شاہ کا مقالہ "اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بچوں کی نگہداشت" تحقیقی اور فکری نوعیت کی نئی کاوشیں ہیں جو اس نقطۂ نظر سے بالخصوص قابل غور ہیں کہ دور حاضر کے انگلش میڈیم تعلیمی ادارے نئی پود کو دینی قدروں سے بیگانہ کر رہے ہیں اور ہمارے بچے روز بروز سیکولرازم کے سانچے میں ڈھلتے جا رہے ہیں جب کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنا حال اور مستقبل کی ایک اہم ترین ضرورت ہے بصورت دیگر آج کے والدین اس فروگذاشت کے لئے روز حشر جواب دہ ہیں۔

"دستک" کے عنوان سے مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری نقشبندی کا اداریہ گستاخ رسول کے بدترین انجام سے متعلق ہے کہ مدعی نبوت یوسف کذاب کو کوٹ لکھپت جیل میں سزائے موت کے ایک قیدی حافظ محمد طارق نے پستول کے پے در پے فائر کر کے قتل کر دیا، یوسف کذاب و بد ذات خود کو

not

انسان کامل، امام وقت اور مدعی نبوت کہتا رہا اور اپنے اہل خانہ کو نعوذ باللہ اہل بیت سے تعبیر اور اپنے معتقدین کو (خاکم بدہن) اصحاب کرام سے پکارتا رہا، سزائے موت کا ایک قیدی جیل کی تمام تر پابندیوں کے باجود سب پر بازی لے گیا کہ اس نوع کے ناپاک شخص کو فی الفور کیفر کردار تک پہنچانے کا شرعی حکم ہے، ہم قلمکار، ہم خطیب، ہم مدیر، زبان و قلم کی شطرنج بچھانے ہی کو کردار کی معراج سمجھتے ہیں جبکہ بازی کوئی غازی علم الدینؒ اور کوئی حافظ محمد طارقؒ لے جاتا ہے۔ یا د رہے کہ وفا اور غیرت عملی مظاہرے کی طلب گار ہے، لفظی خوشنمائیوں کی منافقت نہیں چاہتی ؎

یہ بھی دیکھا ہے کہ جب آ جائے غیرت کا مقام
اپنی سولی اپنے کاندھے پر اٹھا لیتے ہیں لوگ

''مدیر مسیحائی'' نے منظوم خراج ارادت و محبت میں حضرت امداد اللہ مہاجر مکی، علامہ سید سلیمان ندویؒ، ماہر القادریؒ، نثار بارہ بنکوی، حکیم محمد اخترؒ، پروفیسر اقبال عظیمؒ، سید حسن وارثیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، اور پروفیسر جگن ناتھ آزاد ہی کی معروف نعتوں پر اکتفا کی ہے اور جدید نسل کے نمائندہ شاعروں سے دامن بچایا ہے کہ وہ الا ماشاءاللہ (حکم ہمیشہ اکثریت پر لگایا جاتا ہے) اسرار قرآنی، انوار رسالت ﷺ اور آداب نعت گوئی سے نابلد ہیں اور غزل کو نعت بنانے کی کوششوں میں صرف اس لئے مصروف ہیں کہ دور نعت کا ہے، آج نعت گوئی کے سلسلے میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے اور ''بالخلص حضرات'' نے تلوار کی دھار پر چلنے کو انتہائی آسان سمجھ لیا ہے، کون سمجھائے کہ ؎

نالہ ہے بلبل شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی